



سوال

(23) بے عمل مسلمان کی سزا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو شخص (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ) کا اقرار کرتا ہے اور باقی چار ارکان نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج پر عمل پیرا نہیں ہوتا، نہ دوسرے نیک اعمال کرتا ہے جو شریعت اسلامی میں مطلوب ہیں۔ کیا وہ قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہوگا جس کی وجہ سے تھوڑی دیر کے لئے بھی جہنم میں داخل نہ ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرے اور نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ پر عمل نہیں کرتا اور ان چاروں ارکان کے وجوب کا انکار کرتا ہے یا ان میں سے کسی ایک رکن کے وجوب کا منکر ہے حالانکہ اسے علماء کے ذریعے معلوم ہو چکا ہے کہ یہ اعمال فرض ہیں تو ایسا شخص مرتد ہو جاتا ہے۔ اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اگر وہ توبہ کر لے تو اس کی توبہ تسلیم کی جائے گی۔ اس کے بعد اگر اس کی وفات ایمان پلو ہوئی تو وہ شفاعت کا مستحق ہوگا۔ لیکن اگر وہ ان اعمال کے ترک پر مصر ہو تو اسے اسلامی حکمران مرتد ہونے کی وجہ سے سزائے موت دے گا اور اسے قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی نہ کسی اور نیک آدمی کی۔ اگر وہ صرف نماز سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے ترک کر دے تو اس کے متعلق علمائے کرام کا زیادہ صحیح قول یہی ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے اور یہ ایسا کفر ہے کہ وہ ملت اسلامیہ سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ زکوٰۃ، روزہ اور حج بیت اللہ کا بھی تارک ہو تو پھر توبہ درجہ اولیٰ کافر ہوگا۔ لہذا اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو جائے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور نیک آدمی کی شفاعت کا مستحق نہیں ہوگا۔ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ ان ارکان کا تارک عملی کافر کہلائے گا، حقیقی کافر نہیں ہوگا۔ لہذا اسلام سے خارج نہیں ہوگا۔ ان علماء کی رائے میں بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب مسلمان اگر ایمان کی حالت میں فوت ہوتا ہے تو شفاعت کا مستحق رہے گا۔

اللجنة الدائمة - رکن : عبد اللہ بن قعود، عبد اللہ بن غدیان، نائب صدر : عبد الرزاق عقیفی، صدر عبد العزیز بن باز

فتویٰ (۲۱۹۶)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ



جلد دوم - صفحہ 33

محدث فتویٰ